منشورِ محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - نوتریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل - گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۷ | مطبوعہ ۱۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۰ ہجری چہار شنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بصیغہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے۔

قبول اسلام

(حیدرآباد سندھ مین)

صاحب شمس الاخبار کسی انگریزی اخبار سے ترجمہ فرماتے ہین کہ حال مین ایک نوجوان بیوہ جو عامل فرقہ کی تھی حیدرآباد سندھ مین مسلمان ہوگئی سندھیون کی طبیعت مین بہت کچھ جوش ہے۔ بیوہ عالی خاندان ہے اور اسکے کئی عزیز واقارب گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدون پر مامور ہین۔

(اجمیر مین)

جناب آلہ دین صاحب واعظ تحریر فرماتے ہین ایک عیسائی بعد مباحثہ کے مسجد جامع مین جمعہ کے دن مسلمان ہوا۔

بقیۂ تحفۂ محمدیہ

پھر یہ ہی ارشاد ہو کہ ان انبیا کو جسوقت الہام ہوتا تھا اوسی وقت وہ کلمہ کرتے یا لکھنے بیٹھ جاتے تھے اور اگر رویا مین کوئی الہام ہوا تو کیا خود بخود یا پادری صاحب کے کرشمے سے اوسی وقت تختون پر کندہ ہونے لگتا تھا یا قلم چلنے لگتا تھا سچ فرمایئگا اور کافی ثبوت دیجئگا اور اگر ایسا نہ تھا تو کیونکر یقین ہو کہ لکھنے کے وقت تک اونہین کامل طور سے یاد رہا کوئی مضمون بھولے نہین غرضکہ جو احتمال آپنے قرآن مجید کے نسبت بیان کئے ہین اونہین بیبل کے نسبت خیال نہین کر لیا تعصب بیجا اور ہٹ دہرمی اسیکو کہتے ہین جو شکوک آپنے قرآن مجید پر کئے ہین دس حصہ زیادہ بیبل پر ہو سکتے ہین ذرا انصاف کیجئے مگر افسوس مشن کا لقمۂ ترکب انصاف کرنے دیتا ہے۔

(۴) عیسائیون کے عقیدہ مین پیغمبر معصوم نہین یہانتک کہ ان سے زنا اور بت پرستی ہوجاتی ہی چنانچہ ان کی کتاب مین ہے کہ حضرت لوط نے شراب پیکر اپنی دونون بیٹیون سے زنا کیا (نعوذ باللہ منہ) پیدایش باب ۱۹ ورس ۳۱-۳۵) اور حضرت داؤدؑ نے زن اوریا سے زنا

لہ اگر یہ خیال خام ہی کہ لکھنے کیوقت روح القدس کی تائید ہوتی تھی تو ہم اسکا ثبوت دریافت کرین گے اور یہ ہی ہمارا مدعا ہی قرآن مجید کے لکھنے اور جمع کرنے مین ہی ایسا ہی ہوتا تھا۔ ۱۲

کیا جیسا کہ سموئیل باب ۱۱ درس ۲-۱۵ سے ظاہر ہے اس
مقام سے علاوہ زنا کے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ عورت
حاملہ ہو گئی تو اسکے خاوند کو فریب سے مروا ڈالا۔ حضرت
داؤد بڑے اولوالعزم نبی ہین فخریہ حضرت مسیح کو انکی نسل
مین داخل کیا جاتا ہے اور مسیح ابن داؤد کہا جاتا ہے ذرا
خیال کرنا چاہیے کہ عیسائیون کی کتاب مقدس ایسے متقدسون
کو ان ناپاک افعال کا مرتکب بناتی ہے جنسے عوام بھی اجتناب
کرتے ہین اول سلاطین باب ۱۱ مین حضرت سلیمان کے
نسبت لکھا ہے کہ اونہون نے ان عورتون سے نکاح کیا
جن سے خدای تعالی نے منع فرمایا تہا اور بڑہاپے کے وقت
انپر ایسے فریفتہ ہوے کہ ان کے کہنے سے بت پرستی کی اور
یروشلم کے سامنے بت خانہ بنوایا غضب ہے کہ نبی جو دنیا سے
بدی کے اور خصوصًا بت پرستی کے مٹانے کے لئے بہیجے
جاتے ہین وہی بت پرستی کرین اور بتخانہ بنوائین سچ
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ خیر مین اسوقت ایک
دوسری بات کہنا ہون وہ یہ ہے کہ جب انبیا سے ایسے
افعال سرزد ہوے جن سے اکثر عوام بھی نفرت کرتے ہین تو
اون کی کتاب اور اون کے الہام پر کیونکر اعتبار ہو سکتا
ہے کیا وجہ ہے کہ جو ایسی سخت نافرمانی خدا کی کرے وہ تبلیغ
احکام مین جہوٹہ نہ بولے جن کی کتابون کو آپ خدا
کا کلام مان رہے ہین اگر اسکی دلیل آپ کے پاس ہوگی تو
یہ ہی کہ انبیا سے اسے کلام خدا کہا ہے مگر جب انبیا کے قول
فعل کا اعتبار نہین (نعوذ باللہ منہ) تو ان کے اس کہنے پر
کیونکر اطمینان ہو کہ یہ حکم خدا ہے اسکی وجہ بیان کیجئے
اور اگر بلا دلیل ہے آپ کو اصرار ہو کہ انبیا تبلیغ احکام مین

جہوٹہ نہین بولتے تو اسمین بہی آپکی کتاب آپکی مدد نہین کرتی
ہے اور ظاہر کرتی ہی کہ تبلیغ مین بہی نبی جہوٹہ بولتے ہین
اور غیر حکم خدا کو خدا کا حکم بتا دیتے ہین اول سلاطین باب ۱۳
مین بوڑہے نبی کا قصہ ملاحظہ کیجئے اسکے اٹھارہین ورس
مین ہے "تب اوس نے اسے کہا کہ جیسا تو ہی مین بہی ایک نبی
ہون اور خداوند کے فرمان سے ایک فرشتے نے مجہہ کو
کہا کہ اوسے اپنے ساتہ اپنے گہر مین پہرا لا تا کہ وہ روٹی کہاوے
اور پانی پیوے پر اوسنے اوسے جہوٹہ کہا" یہان سے بخوبی ظاہر
ہوا کہ اوس نبی نے تبلیغ مین جہوٹہ بولا یعنے جو امر خدای
تعالی نے نہین کہا تہا وہ اس نبی نے خدا کی طرف سے بیان
کیا اور ایک مرد خدا کو دہوکے مین لاکر خدا کو اسپر غصہ دلایا
جیسا کہ باب مذکور کے ورس ۲۱-۲۲ سے ظاہر ہے۔ اور
لطف یہ ہے کہ اس دہوکا دینے اور جہوٹہ بولنے سے اوس
جہوٹ بولنے اور دہوکا دینے والے پر خدای کا غصہ کچہہ بہی
نہین ہوا یہ امر اور بہی زیادہ اعتبار کو ساقط کرتا ہے،
کیونکہ جب نبی نے تبلیغ مین جہوٹہ بولا اور خدای تعالی کا
اسپر کچہہ عتاب نہ ہوا تو اگر اور انبیا نے اسیطرح کیا ہو اور
انکے کذب کا اظہار نہ ہوا ہو تو کیا عجب ہے اور کیونکر ثابت
ہو کہ ان انبیا نے ایسا نہین کیا اور تثلیث و کفارہ کی تعلیم
اگر ہوتی تو اسیطرح ہوتی یعنے خدا کے طرف سے تو خالص
توحید پہیلانے کا حکم ہو مگر بعض نے اس بوڑہے نبی کیطرح
تثلیث کی تعلیم کی ہو۔

ای حق کے طالبو ذرا انصاف سے کہو کہ جب عیسائیون کی
کتاب اور ان کے عقیدے انبیا کی ایسی بے اعتباری ظاہر
کرتے ہین تو وہ کتاب کیونکر قابل اعتبار ہو سکتی ہے جسنے انبیا

نے پیش کیا جب نبی نے جھوٹ بولا اور بالخصوص تبلیغ مین تو کیا ثبوت ہے اسبات کا کہ بیبل مین جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے ان انبیا نے خدا کی طرف جھوٹ نہین لگایا ہے کیا ممکن ہے کہ عیسائی اپنی کتاب کی ان واہی روایتون کو مان کر اور انبیاء کرام کی عصمت کو میٹ کر اپنی کتاب کا الہامی اور معتبر ہونا ثابت کر سکتے ہین ہرگز نہین ہرگز نہین ذرا خواب غفلت سے چونکو اور ہوشیار ہو کیسے ناپاک اور تیرہ و تار غار مین گرے ہو خدای تعالی تمہین اس سے نکالے اس دھبہ کے مٹانے کو حضرت سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم عصمت کے ثبوت مین زور لگایا جاتا ہے مگر اسکا ثبوت غیر ممکن ہے۔ باقی آیندہ

اثر مذہب

(نمبر ۲)

جن اخلاقی مسائل کو عیسائی مذہب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے وہ مسیح یا اسکے شاگردون کی ایجاد نہین ہین بلکہ ان کے پیچھے کے ہین اور ابتدائی پانچ صدیون کے کیتھلک چرچ کے نکلے ہوے ہین اگرچہ حال کے لوگون اور پراٹسٹنٹون نے اون کو بہمہ وجوہ اختیار نہین کیا۔ تاہم ان مین بہت کم تبدیلی کی ہے اکثر اونہون نے وہ فضول باتین جو مڈل ایجز مین ایزاد کی گئی تہین دور کردی ہین۔ اور ہر ایک فریق نے اپنے طرف سے وہ باتین زیادہ کردی ہین جو ان کی طبایع کے موافق تہین۔ مین اسبات سے ہرگز انکار نہین کرتا کہ نوع انسان کو ان مسائل سے اور ان کی تلقین کرنے والون سے بہت فائدہ پہنچا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہنا چاہتا ہون کہ بہت سی باتون مین یہہ مسائل غیر مکمل اور ایک طرفہ ہین اور اگر ان خیالات اور مسائل کا رواج یورپ مین نہ ہوتا جن کا ان مین ذکر ہی نہین تو یورپ اس درجہ تہذیب پر فائز نہ ہوتا۔

دین مسیحی کے اخلاقی مسائل سے عموماً یہ غرض ہے کہ انسان کو سیگنر ہیم سے بچایا جاے۔ ان مین سے اکثر نصایح انعامی ہین فعلی نہین۔ اصل مقصود ان کا یہہ ہے کہ لوگون کو گناہ سے باز رکھا جاے اصلی شرافت ان مین ہو یا نہو انجیل کے نصایح مین یہ اکثر دیکھتے ہین کہ فلانی بات نکرو اور یہ بہت ہی کم دیکھا جاتا ہے کہ فلانی بات کرو۔ لوگون کو عیاشی سے بچانیکی کوشش مین رہبانیت کی تلقین دیدی ہے آہستہ آہستہ اسکا اثر مناسب طور پر ہونے لگا اور لوگون نے عیاشی اور رہبانیت کو چھوڑکر میانہ روی اختیار کی ان مسائل سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ نیک کامون کا کرنا اور برے کامون سے بچنا اس لئے اچھا ہے کہ بہشت مین دخل ملیگا اور برون کو دوزخ مین جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مذہب پورانے زمانہ کے اعلے درجہ کے مہذب قومون کے مذاہب سے بہت کم درجہ کا ہی اسمین انسانی اخلاق کی خوبی کو خود غرضی کی بنا پر قائم کیا گیا ہے اور دوسرون کو فائدہ پہونچانا اور اصلاح و فلاح عام مین کوشش کرنا صرف اسلئے فرض سمجھا گیا ہی کہ ایسے شخص کو عاقبت مین نیک صلہ ملے گا۔ اس مذہب مین ہر جگہ اطاعت و فرمان برداری کی نصیحت کی گئی ہے اور حاکمان وقت کی اطاعت صرف اوسی حالت مین بری سمجھی گئی ہے جبکہ وہ مذہب کے خلاف عمل

کرنے پر مجبور کرین۔ اپنی ذاتی مفاد کے لئے مفسدہ کرنا تو درکنار
نافرمانی کرنی بھی بری خیال کی گئی ہے۔ لیکن قومون
مین تمام رعایا کے مقاصد کا لحاظ رکھنا ہر ایک شخص کا
فرض حد مناسب سے بڑھکر سمجھا جاتا تھا اور اس سے شخصی
آزادی کو بہت نقصان پہنچتا تھا۔ لیکن عیسائی مذہب
کے اخلاقی مسائل مین اس فرض کی کچھ ہی وقعت نہین
یہ نصیحت قرآن مین ہی عہد نامہ جدید مین نہین کہ اگر
کوی بادشاہ ایسے شخص کو کسی عہدہ پر ممتاز کرے جس
سے بہتر اور کوی شخص اسکی سلطنت مین نہ پایا جاے
تو وہ خدا کا اور رعایا کا گنہگار ہے آجکل کے اخلاقی مسائل
کے رو سے پبلک کو فائدہ پہونچانا کسی قدر فرض سمجھا
جاتا ہے اور اس خیال کی بنا رومانیون اور یونانیون
نے قائم کی تھی عیسائیون نے نہین کی۔ ہماری قوم
کے (یعنے یورپ والون مین) افراد مین جتنی ذاتی
خوبیان پائی جاتی ہین۔ جیسے بلند ہمتی۔ پاس وضع
عزت و توقیر کا خیال وغیرہ وغیرہ وہ بھی کچھ مذہبی
تعلیم کا نتیجہ نہین ہین بلکہ ممکن نہین کہ یہ خوبیان ایسے
مذہب کی پیروی کا نتیجہ ہون جسکی رو سے اطاعت
و فرمان برداری ہی قابل قدر سمجھی گئی ہے میرا یہ
دعوی نہین ہے کہ جس لحاظ سے عیسائی مذہب کو
دیکھو یا اسکے جس پہلو پر غور کرو یہہ نقایص اسمین
مزدہی پاے جائینگے اسکے بہت سے ہدایات ان مفید
نصایح کے نقیض نہین جو اسمین مدرج نہین ہین۔ اون
الفاظ کے معنون کی کشش سے جن مین کہ اس مذہب کے
احکام بیان کئے گئے ہین بہت سی مفید نصایح نکالی

جاسکتی ہین خاص مسیح کے نصایح کی نسبت تو یہ دعوی
اور بھی غلط ہے میرا یہ بھی خیال کہ اوس کی نصیحتون سے
جو غرض رکھی گئی تھی وہ ان سے بہت اچھی طرح پوری
ہوتی ہے اوسکی نصایح ان اخلاقی مسائل کے خلاف
نہین جن کی بنا اعلیٰ اصولون پر رکھی گئی ہے بہت عمدہ
اخلاقی ہدایات ان الفاظ سے نکالی جاسکتی ہین اور
کشیدہ معنے لگانے مین بھی اتنی دقت نہین پڑتی جتنی
کہ بعض شخصون کو پیش آئی جنہون نے ان نصایح سے روزمرہ
کے برتاؤ کے لئے چند قوانین نکالے ہین مگر اسمین بھی کچھ
کلام نہین کہ اصل غرض ان نصایح سے یہ نہین تھی کہ لوگون
کو وہ اعلی اصول بتاے جائین اور ان پر انکو عمل کرنے
کی ہدایت کی جاے بانی دین عیسوی کی جتنی نصیحتین
ہین ان مین بہت سے اعلیٰ اصول صاف طور پر نہین پاے
جاتے اور نہ اسکا اصلی مقصد یہ تھا کہ ان باتون کی طرف
لوگون کی خاص توجہ دلای جاے۔ کرسچین چرچ نے
جو مسائل مسیح کے نصایح کی بنا پر قائم کئے ہے ان مین
تو ان اعلی اصولون کو بالکل ہی نظر انداز کیا گیا ہے
پس جب دین عیسوی کے مسائل کا یہ حال ہی تو ان کو
ہماری ہدایات کا کامل مجموعہ تصور کرنا بڑی غلطی ہے
کیونکہ بہت سے باتین ہین جن کی تائید تو ان سے پائی جاتی
ہے لیکن جنکا ذکر صاف طور پر اون مین نہین۔ میری
راے مین یہ خیال کہ دین مسیحی تمام اخلاقی ہدایات
کا کامل مجموعہ ہے آجکل بہت پھیل رہا ہے اور لوگون کو
اپنی اخلاقی ترقی مین معاون ہونے سے باز رکھتا ہے۔
مجھے یہہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر لوگون کی تربیت اخلاقی

مین صرف مذہبی تعلیم کا ہی دخل رہا اور غیر مذہبی تعلیم جیسا
کہ ابتک معمول ہے اسکے ساتھ جاری نہ رہی اور عیسائی
مذہب کی تعلیم کی کمی پوری نہ کرتی رہی تو نتیجہ یہ ہوگا
کہ لوگون کی جبلت مین ایک طرح کا کمینہ پن پایا جائیگا
اور آزادی کا نام ہی نہ رہیگا ان سے سوائے اطاعت
اور غلامی کے اور کچھ نہین ہو سکیگا اور اس قسم کے شخص
اگرچہ قادر مطلق پر شاکر و صابر رہنے والے ہون گے
لیکن اس حکیم کامل کے اوصاف حسنہ کو سمجھنے یا ان
کو حاصل کرنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کے بالکل
ناقابل ہون گے میری دانست مین انسانی ترقی اور
بہبودی کے لئے عیسائی مذہب کے اخلاقی مسائل کیساتھ
ہی اور اخلاقی مسائل کی تعلیم بھی ہونی چاہئے الخ "

جان سٹوارٹ مل صاحب کی رائے بالا سے ناظرین
کو یہ بات بالوضاحت معلوم ہو سکتی ہی کہ عیسائیون
کا یہ ادعا کہ عیسائی مذہب کے تعلیمات اور قوانین کی
بدولت دنیا مین یہ یہ برکتین نازل ہوئین اور اس
ملت و مذہب نے قومون اور ملکون کی ان ان کمیون
اور کم زوریون کو پورا کیا۔ کہان تک صحیح اور راست
ہے اب اگرچہ پادری صاحبان ایسے اہل الرائے کو کیسے
ہی الفاظ مین یاد کرین مگر اصلی واقعات کو زیر نظر رکھنے
سے صاف ماننا پڑیگا کہ یہ رائے بہت درست ہے۔

مل صاحب ٹھیک کہتے ہین کہ یورپ والون کی موجودہ
ترقیات اور عروج کا موجب عیسائی مذہب نہین
ہے بلکہ یہ پورانا ہی ذخیرہ ہے کیا انجیلین دعوی سکتے
ہین کہ ان کی بدولت یورپ والون کو یہ یہ برکتین

ہرگز نہین کیا افلاطون۔ ارسطو وغیرہ کی شہرت اور
عزت کا موجب عیسائی مذہب ہے کیا عیسائی ملت
کے قوانین نے یورپ والون کو یہ سبق دئے ہین۔
ہان اسقدر ضرور ہو گیا تھا کہ ملت عیسائی کے اعتقاد
کرنے سے تمام ملک مین آتش فساد و عداوت مشتعل
ہو کر خاندانون اور قومون کی بربادی اور اوبار
کا باعث ہوی مذہبی فرقون نے زور پکڑ کر ایک بت
بت پرستی کی ترویج کے واسطے پورانے بت پرستون
کو عدم آباد مین پہنچایا۔ مین نہین جانتا عہد نامہ عتیق کی
کن کمیون اور کمتون کو جدید عہد نامہ نے پورا یا دور
کیا۔ ہان کفارہ اور تثلیث کے مسائل ضرور بیان کئے
ہین کیا یہی دو مسئلے اخلاق کمیون کو پورا کرتے ہین نسلی
پابندیون سے ایک مسئلہ کو ماننا اور بات ہی لیکن اگر
انصاف سے دیکھا جائے تو یہ کوی قابل تعریف تبدیلی نہین
بلکہ اگر اسکی نسبت یہ کہا جائے کہ اسی کی بدولت تمام
خطہ یورپ مین الحاد اور دہریہ پن کی وبا پھیل رہی
ہے تو بہت ہی مناسب ہوگا اگر یورپ مین اب ہی توحید
نہ پھیلی تو یاد رکھو کہ کسی زمانہ مین خدا کا نام ہی اوڑ جائیگا

سلطان احمد عفی عنہ

بقیۂ اتفاق و اتحاد

افسوس صد افسوس ہماری ہندوستان کے ملکی و دینی
بھائی خصوصاً برادران اہل اسلام نا اتفاقی و تعصب
سے عروج اقبال سے موج نکبت و وبال مین ایسے پامال
ہوے کہ ان کی حالت زار پر بے اختیار چشم اشکبار
ہے آنسوون کی قطار جاری اور حالت یاس طاری

ہوتی ہی۔ ہمارے بہائی اسلام وجہ معیشت سے تنگ
کوڑی کوڑی کو محتاج۔ اون قومون کے روبرو (جنکو ہم کبھی
چشم حقارت سے دیکھتے تہے) ذلیل وحقیر ہوگئے۔ مگر ابتک
ہمارا وہ نشہ اور گھمنڈ (جسنے ہم کو اوج اقبال سے حضیض
پستی ونادت مین ڈالکر بے خبر بنایا تہا۔ فرو نہین ہوا۔
ہم گہر مین آرام سے پانون پہیلاے پڑے سوتے ہین
اور اس خیال سے کہ مذہب اسلام اپنی حقانیت کی
برکت سے قیامت تک رہیگا اسکی ترقی وتنزل کے
وسائل پر مطلق نظر تک نہین کرتے ہم تقدیر کے بہروسہ
بہم رسانی رزق کا بہی خیال تک نہین کرتے اور بیساختہ
آنچہ نصیب است بہم میرسد۔ ورنستانی بستم میرسد
کا فریب خوردہ ہوکر وظیفہ کرکے دوسرونکو بہی فریب دیتے
ہین اور متوکل کے معنے اپنی جہالت سے غلط سمجہکر ہم پورے
پورے کاہل اور۔ سہ

رزق ہرچند بیگمان برسد۔ شرط عقل است جستن از درہا

سے بے خبر ہوکر دنیا کی دولت اور دین کی عزت کو برباد
کرتے ہین۔

ایک بہیک مانگ کر پیٹ بہر لیتا ہے۔ ایک آپ خوب
سیر ہوکر عمدہ غذائین کہاتا اور دوسرون کو کہلاتا ہی
دونون ایک ہی طرح کے انسان ہین مگر ہمت وحوصلہ
اول الذکر آدمی مین نہین۔ کم ہمتی اوسکا اصول پستی
ودنائت اوسکا مرکز ہے۔

غلیواز دباز جثہ وصورت مین ہم پرواز ہین مگر پستی
ودنائت سے غلیواز مردار اور بوسیدہ ونا پاک اشیا
سے پیٹ بہر کر متوکل ہوجاتی ہے مگر باز اپنے عالی حوصلہ
اور ہمت واستقلال سے وہ بلند پروازی کرتا ہے کہ
پادشاہ وامرا کے ہاتون پر پرورش پاتا ہی اور اپنے
سے بڑے جانور کو شکار کرلیتا ہے۔

ہم اگر تقدیر اور اپنی حقانیت کے بہروسہ پر کچہ تدبیر اور
ہمت نہ کرین تو ہماری یہ جسمانی وروحانی اعضا وقوا
(جو صانع مطلق نے بلاشک بڑی بہاری ضرورت موجودہ
وآیندہ کے لئے موضوع کئے ہین) بیکار ہوجائین اور اس
وقت ہم مقہور ومغضوب خدا ہوکر دنیا مین برباد اور
عاقبت مین ناشاد ونامراد ہونگے۔

ایک ہاتہ مین پانچ پانچ انگشت ہین جو ایکدوسرے کو مدد
پہونچاتے اور ملکر کام کرتے ہین۔ ایک ہاتہ دوسرے ہاتہ
کو۔ ایک آنکہہ دوسری آنکہہ کو۔ ایک دانت دوسرے
دانت کو۔ ایک پانون دوسرے پانون کو مدد پہنچاتا ہی
ہم اس امداد رسانی سے جو خود بخود قدرت نے ہمارے لئے
قائم کی ہے محض بے خبر ہوکر ایکدوسرے کی امداد نہین
کرتے بلکہ برعکس اسکے ایذا رسانی مین سرگرم ہین۔ پھر
کیونکر ہم ترقی کرسکتے ہین۔ ایک ہاتہ اگر دوسرے ہاتہ کو
مدد نہ دے تو کوئی بڑا کام کیونکر ہوسکے۔

قوم بہت سے افراد وابنوہ کثیر کا نام ہے مگر جب ہم اپنی
قوم مین مختلف تفریق کرین تو قوم کیونکر کہلائین۔
سنی۔ شیعہ۔ وہابی۔ نیچری۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ وغیرہ
سب ملکر ایک قوم اہل اسلام کہلاتی ہے مگر افسوس ہمارے
قوم کے بعض علماء (جو زمانہ کی بیرنگی سے محض ناآشنا
ودنیا کی ضرورت سے مطلقاً بے خبر ہین) ایک قوم کو صدہا
ٹکڑے کرکے قوم اسلام کی تنزل وبربادی کے موجد ہوئے

ہین جسکا الزام دینا وہتی ہین انکے دست دگریبان ہے۔ وہ باہمی ناحق کے فضیون جہگڑون مین اپنا وقت۔ اپنا علم اپنا مال۔ اپنی جان۔ اپنی آبرو۔ رائیگان کہوتے ہین۔ اور دنیا کی ضروریات موجودہ وآیندہ کو ترجہی نگاہ سے بہی نہین دیکہتے۔

اسلام کے دشمن شمشیر برہنہ چارون طرف سے حملہ کرنیکو موجود ہین مگر وہ اپنی سلاح وسپر کو جو زنگ خوردہ ہین دشمنون کے نانہ مین دیکر پشت پر پیر لیتے۔ حضرات اب وہ زمانہ نہین ہے کہ آپ اسلامی فرقون کے جہگڑون مین اپنا وقت وعلم خرچ کرین۔ اب وہ زمانہ ہے کہ باہمی جزوی مخالفتون کو عین موافقتین سمجہہ کر اپنے اون مخالفون کا ملکر مقابلہ کرین جو چارون طرف سے ہمکو گہیرے ہوے ہین۔

یہہ تو کبہی نہوگا کہ سنّی شیعہ یا شیعہ سنی۔ اور مقلد غیر مقلد یا غیر مقلد مقلد ہوجائین لیکن یہ تو ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے مخالف کی روک ٹوک کے لئے بالاجماع جلسے اور انجمنین مقرر کرین ہر فرقہ اپنے اپنے عقاید پر قایم رہے مگر قومی جلسہ مین جو ایک فرقہ کا مخصوص نہو اور جسمین قومی جہگڑون کا مطلق خیال نہو ایک اعتقاد ایک راے ایک خیال ایک زبان ایک قوم ہوکر موجودہ وآیندہ ترقی اسلام کے وسائل مین سرگرم کوشش کرین۔ کوی یہ نجانے کہ ان مین شیعہ کون ہے اور سنّی کون۔ باقی آیندہ۔

ایک رسالہ اور اس کا جواب

آج مجہے ایک رسالہ جسکا نام انگریزی مین واٹ از مین اور اردو مین انسان کیا ہے بلا یہہ رسالہ پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی کے طرف سے مارننگ اسٹار پریس لاہور مین چہاپا گیا ہے۔ اسکے مصنف نے پہلے نہایت ہی مختصر لفظون مین ناقص طور پر حقیقت انسانی کو بیان کیا ہے اور اسکے بعد اپنے اعتقادی خیال کے مطابق تمامی انسان کو حتی کہ معصوم بچون اور نبیون کو بہی گنہ گار لکہا ہے اور پہر بلا دلیل وبرہان اس علم مین سے اپنے خیالی مسیح کو خاص کرکے منجی وشفیع مطلق قرار دیا ہے۔ پس چونکہ مسئلہ تثلیث کے مانند ان مسائل ثلاثہ مین ہی اس مصنف نے وہو کہا کہایا ہے اسلئے قلم برداشتہ اس کا کچہ جواب لکہا جاتا ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ مسئلہ اولی ایسا عمدہ وشریف مسئلہ ہے کہ اگر انسان صرف اوسی مین غور وفکر کرے تو اپنے ہستی وجود سے قادر مطلق کو پہچان لے اور پہر اسکے ذات وصفات مین کسی مخلوق کو کسی طرح سہیم وشریک نہ ٹہراے اور یہ لطیف ومنیف مضمون جیسا کہ قرآن پاک واحادیث صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم مین بیان کیا گیا ہے اور احیاء العلوم وغیرہ کتب اسلامیہ مین جس خوبی سے تفصیلاً وتفسیراً وکہایا گیا ہے اور کتابون مین انکا عشر عشیر بلکہ بعشر نقیر وقطمیر بہی مذکور نہین ہوا ہے۔ دیکہو ایک مقام مین ارشاد ہوتا ہے۔ فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب یعنے انسان کو چاہئے کہ اپنی ہستی کو دیکہے اور یہ سوچے کہ مین ایک جہندہ پانی سے بنا ہون اور پہر اصلاب آباء واراحام امہات مین کیفیات آسمانی سے متکیف ہوکر اتنا بڑا ہوا ہون۔ پہر دوسری

جگہ ارشاد ہوتا ہی من ای شئی خلقہ من نطفۃ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ۔ یعنے انسان سوچے تو کہ خدانے اسے کس سے بنایا ہے نطفہ سے بنایا ہے۔ اور بچہ دان مین اسکے لانبے چوڑے کالے گورے وغیرہ تمامی اعرون کا اندازہ کر دیا ہے پھر اسکے وہان سے نکلنے کا راستہ آسان کیا ہے۔

اور ایک مقام پر فرماتا ہے۔ اللہ الذی خلقکم من ضعف یعنے خدا وہی ہے جس نے تم سب لوگون کو ایک نہایت ہی کمزور چیز سے پیدا کیا غرض یہ مضمون قرآن شریف کے بہت سے آیتون مین ایسے انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ اگر آدمی ذرا سر نیچے کرکے اس مین غور کرے تو فوراً اپنے معبود حقیقی رمالک تحقیقی کو جان لے چنانچہ ایک مقام مین اس امر خاص پر ہی تنبیہ فرماکر ارشاد کرتا ہی علیکم انفسکم یعنے تم لوگ ادہر ادہر کیون بہٹکتے پہرتے ہو اپنے ہی ذات مین غور کرکے خدا کو کیون نہین پہچانتے دوسری جگہ اسکی یون تفسیر کرتا ہے سنریہم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسہم یعنے ہم لوگون کو اپنی الوہیت ومعبودیت کے نشانیان جہان کے تمامی چیزون مین اور خود اوسکی ذات مین دکہلاتے رہین اسلیئے اسکے حبیب پیارے حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہین من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ومن عرف ربہ فقد دخل الجنۃ یعنے جسنے اپنے کو پہچانا اسنے اپنے رب کو جانا اور جسنے اپنے رب کو جانا وہ جنت مین داخل ہوا یعنے جاہل سے جاہل شخص ہی جب اپنے گریبان مین منہ ڈالکر یہ سوچیگا کہ مین چند روز پیشتر کہان تہا یا اس سے تہوڑے ہی پہلے نہایت ہی کمزور ونا توان تہا پھر یونہی فیونہی میرے ہاتہ پاؤن وغیرہ تمامی اعضا مین یہ قوت وتوانائی کہان سے آئی تو ضرور اسکے دل مین ایک مصدر خاص ومبدء فیاض کا تصور ہوجاویگا کہ یہ سب اسی سرچشمہ فیض سے مستفیض ہین اور اسکے ذات ایسی مستغنی عن الصفات ہے کہ اپنے قادر مطلق ہونے مین کسی دوسرے مبدء وعلل کا محتاج ومعلول نہین ہی پس وہی تصور بحث تصور ذات خالق مطلق ہی جو ہر قلب مین موجود ونازل ہے اور جب انسان اسکو ہر حال مین حاضر وناظر اور اپنا نصب العین سمجہیگا تو ضرور اوسکی عظمت ووقعت اسکے دل مین آجاویگی اور اپنی بے بسی ولاچاری ہی ثابت ہوجاویگی اور یہ فکر صحیح ضرور اسکو اعمال صالحہ کے کرنے پر مجبور کریگی اور جب وہ اسکا عامل وفاعل ہوگا تو بیشک جنت مین داخل ہوگا۔

اور مسئلہ دوسرا تو ظاہر ہے کہ گنہگار اسم مشتق وفاعل ہے اور فاعل کی تعریف مایقوم بہ الفعل ہے یعنے فاعل وہ ہے کہ جسکے ساتہ فعل قائم ہو اور یہ بہی ظاہر ہے کہ گناہ عدم امتثال اوامر اور ارتکاب نواہی باریتعالی کا نام ہے پس جن معصوم بچون پر امر آمر مطلق صادر ونافذ نہوا یا جن خاص لوگون کو خود عاصم برحق نے ہر قسم کے کبائر وفواحش سے معصوم رکہا وہ کیونکر گنہگار ہوسکتے ہین پس ثابت ہوا کہ مطلقاً ہر شخص گنہگار نہین ہے بلکہ یہ عام مخصوص منہ البعض ہے یعنے اس کلیہ سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر مکلفین مخصوص ومستثنی ہین کما لایخفی۔ اسکے بعد تیسرے مسئلہ مین جو مصنف صاحب

اپنے ٹالث ثلاثہ کو معصوم مطلق دینی برحق قرار دیا ہی تو وہ
اسمانیت شریفہ کے خلاف ہی۔ مسیح نے ہمین محل لیکر شریعت
کے لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا
کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہی باب ۳
آیت ۱۳۔ اسکے بعد صاحب سالہ نے بے ردیف قافیہ کے ایک
گیت گائی ہے۔ اوسکے جواب مین یہ مناجات کیجاتی ہی خدا
قبول کرے۔ **مناجات**

کرتا ہون تجھہ سے التجا مولا مری فریاد سن
ہی جان و دل تجھہ پر فدا مولا مری فریاد سن
تیرے سوا بس کون ہی بخشیگا جو میرے گنہ
تو محو کر میری خطا مولا مری فریاد سن
بھیجا ہمارے واسطے تونے بہت سے انبیا
ہمکو بھروسا ہی تیرا مولا مری فریاد سن
جب کن سے تونے ایخدا عیسےٰ کو پیدا کر دیا
دے مجھہ کو روحانی بقا مولا مری فریاد سن
سب درد میرے دور کر اور رہو نہ تو مجھہ سے خفا
اور فضل کے مجھہ پر سدا مولا مری فریاد سن
جو امر حق ای کبریا تونے معاہم کو کیا
ہمسے ہوی اسمین خطا مولا مری فریاد سن
جب کام کرتا ہون ترا ای مالک ہر دو سرا
دیتا ہی شیطان وسوسہ مولا مری فریاد سن
اسکے فریبون کو ہٹا اسکے دغاؤن کو مٹا
تثلیث کا تو کر برا مولا مری فریاد سن
میرا معین و مقتدی روح القدس کو ایخدا
توحید سے خاطر بنا مولا مری فریاد سن

گرچہ گناہون سے بھرا محفوظ ہی بندہ ترا
لیکن بحق مصطفیٰ مولا مری فریاد سن
کر فضل اپنا ایخدا از برکت ہر انبیا
ہر روز ہر صبح و مسا مولا مری فریاد سن

عیسویت کا نیا ڈھنگ

(جواب اخبار نور افشان نمبر ۳۲ جلد ۲۰)

قولہ مین سوقت خداوند کے لشکر کا سردار ہوکر آیا ہون یشوع ۵-۱۴۔ وہ کلام جو ابتدا مین تھا اور خدا کے ساتھ تھا اور خدا تھا۔

اقول یہ عبارت محض غلط ہی کیونکہ وجود کلام بعد وجود متکلم کے ہوتا ہی۔ اور وجود کلام و متکلم ایک وقت مین ہی غیر ممکن ہے۔ اور کلام محتاج متکلم ہے پس کلام متکلم نہین ہو سکتا اور جو ہمارے پیارے بھائی عیسائی کلام کو خدا کہین تو ہی غلط ہے اور انکی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ کلمہ و کلام کے معنے بات یا حکم کے ہین۔ نہ ذات خدا۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمہ پادری صاحب نے کہا۔ اور یہ کلام پادری عماد الدین صاحب کا ہی۔ اور قرآن شریف مین بھی کلمہ و کلام کے معنے بات یا حکم کے ہین۔ کلمۃ اللہ ہی العلیا۔ ترجمہ۔ بات اللہ کی وہی ہے بلند۔ و یحق الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون۔ ترجمہ۔ اور ثابت کریگا اللہ حق کو اپنی باتون سے اگرچہ ناخوش ہون گنہگار۔ اور بیبل مین بھی لفظ کلمہ یا کلام کے معنے بات یا حکم کے ہین۔ ان باتون کے بعد خداوند کا کلام رویا مین ابرام پر اترا پیدایش ۱۵-۱۔ اپنا کلام اوسکی مونہہ مین ڈالونگا۔ استثناء ۱۸-۱۸۔ خداوند کا کلام مجھہ کو پہونچا حزقیل ۳-۱۶۔ اور۔ الکلمۃ لفظ الکلام ما تضمن الکلمتین

دیکھو کافیہ۔ اور انجیل یوحنا ۱۔ ابن مراد کلام سے عیسائی
بھائیون کا حضرت مسیح یا خدا سمجھنا گویا بیبل مقدس کو
جھٹلانا ہی۔ اور ایسی شی کمنلہ کی شبیہ بگاڑنا ہی۔ انہون
نے پسند نہ کیا کہ خدا کی پہچان کو حفظ کر رکھین خدا نے بھی
ان کو عقل کی بے تمیزی مین چھوڑ دیا کہ نالایق کام کرین
رومیون ۱۔ ۲۸۔ قولہ زمانہای قدیم مین اکثر بشکل
انسان ظاہر ہو چکا ہی جسکے ظہور کے مختلف نام کتب مقدسہ
مین پائے جاتے ہین اقول محض غلط کبھی خدا بشکل انسان
ظاہر نہین ہوا لیکن خدا آپ مین کوی صورت نہین رکھتا
اور جزو جسم سے مبرا ہے دیکھو تعلیم الایمان صفحہ ۶۲ سطر ۷
جیسے ایک کا تین ہونا اور تین کا ایک ہونا غلط ہے علی ہذا
القیاس خدا کا بھی بشکل مخلوق ظاہر ہونا امر محال اور غلط
ہے۔ اصل حقیقت یہ ہی کہ جسطرح ہنود نے زور آورون
اور راجاؤن وغیرہ کو پرمیشر یا اوتار یا مثل جوالاجی وغیرہ
کے ظہور خدا سمجھ رکھا ہے صاحب نور افشان نے بھی بہ تقلید
ہنود فرشتہ کو خدا بنا دیا۔ اور بیبل مقدس کی یہ تعلیم ہے
اور بولا تو میرا چہرہ نہین دیکھ سکتا اسلئے کہ کوی انسان
نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے۔ خروج ۳۳۔ ۲۰۔ جا
تعجب ہی کہ ایک قوم کا پیش امام اور پھر اڈیٹر اور مضمون
بے بنیاد واہ صاحب واہ۔ قولہ آیت مندرجہ بالا مین اسنے
اپنے کو خداوند کے لشکر کا سردار ظاہر کیا ہے اقول خداوند
نے تم کو وہ دل جو سمجھے اور وہ آنکھین جو دیکھین اور وہ
کان جو سنین آجتک نہین دئے استثنا ۲۹۔ ۴ ماشاء اللہ
چشم بد دور یہہ تو آپ کو خوب سوجھی کہ خداوند کے لشکر
کے سردار یعنے فرشتہ کو خدا بنا دیا دیسی مسیحیون کے لئے یہہ
تعلیم کافی ہی اور خداوند کی آپکے یہان کمی بھی نہین
ہی یوحنا ۱۰۔ ۳۴۔ اڈیٹر صاحب اگر رفرنس کو دیکھہ لیتے
تو ایسی فاش غلطی نہ ہوتی مگر آپ کو اسکی کچھ پرواہ نہین
دیکھو آیت مندرجہ نور افشان کا رفرنس۔ دیکھہ مین ایک فرشتہ
تیرے آگے بھیجتا ہون کہ میرا فرشتہ تیرے آگے چلیگا خروج ۲۳
۲۰ و ۲۳ اب اس فرشتہ کا نام بھی سن لیجئے۔ یہ فارس کی
مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے مقابلہ مین کھڑا رہا اور دیکھہ
میکائیل جو سردارون مین بڑا ہے دانیل ۱۰۔ ۱۳۔ قولہ کیونکہ
یہہ جنگ اسرائیلیون کی نہین بلکہ خدا کی ہی الخ اقول
کیا لطف جو غیر پر وہ کہولے۔ جن وہ کہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔
آپ تو اسلامی جہاد کے معترض تھے یہان تو خدا ہی کو صاحب
جنگ بنا دیا پر خدا کو حکم جنگ دینے کے اور حامی جنگ و شریک
حال و سہرا ہی و فرشتے بھیجنے کی یہ ضرورت ہوی کہ ظلم سے بریجو
کو غارت کرکے اور پانچوان حصہ ہی نہین بلکہ سب اسباب
لوٹ کر خدا اپنے خزانہ مین داخل کرلے۔ یسوع ۶۔ ۱۸۔ اور ہ
ری طمع تیرا سینا ناس جاے اور پھر خدا کی جنگ اپنے مخلوق
سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ انصاف کے گردن پر دل کہولکر
خدا نے خوب چھری چلائی اور پھر اسپر بھی صبر نہ کیا بیچارے
مظلومون کی خرد سال بچے اور ضعیف و بوڑھے اور عورتین
اور جانور بے گناہ قتل اور جلاے والامان الامان۔ اور مزا حب
فاحشہ کی یہہ رعایت کہ اسکو جانے دو اور اسباب سمیت بچا لیا یسوع
۶۔ ۱۷ و ۲۵۔ اور کیون نہ رعایت ہوتی خدا کو تو اوسکی خاندان
عالی مین جنم لینا تھا متی ۱۔ ۵۔ حاصل خدا کی جنگ کا یہ ہوا کہ عزیز
بندون کا مال و اسباب خدا میان کے پلے پڑ گیا اور یسوع
کے ٹاٹہ ملک آیا اور فوج کو خاک بھی نہین ملی یسوع ۸/۶۔

کیسا کچھ صدمہ و رنج فوج کو خدا کے طرف سے پہونچا ہوگا۔ اسی سبب سے فوج کی اولاد نے موقع پاکر اور فرصت کو غنیمت سمجھ کر خدا کے بیٹے کو پھانسی دیدیا متی ۲۷-۳۵۔ چلو چھٹی ہوی خوب عوض لیا۔ قولہ عزیز دیسی مسیحیو مذکورہ بالا کیفیت ہماری موجودہ حالت سے کمال مطابقت رکھتی ہی ہمین ہی اس ہندوستان کو مسیح کے لئے مفتوح کرنے کے واسطے مامور کیا گیا ہے۔ الخ اقول گربہ مسکین اگر پرواشتے تخم کبشتک از جہان بر داشتے۔ فرقہ یونی ٹیرین جو لندن مین جوتی جوق موجود ہین اور ہندوستان مین ہی ہوتے جاتے ہین مثل اکبر مسیح مختار باندہ و ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق وغیرہ نے فرقہ پراٹسٹنٹ کا مورچہ توڑ دیا اکثر کتب آپکی رد مین لکھ چکی ہین پہلے ان سے منھ چھپا چھوڑائیے پھر ہندوستان کی طرف رخ کیجئے۔ حضرت سلامت خوب سمجھ لیجئے جبتک گورنمنٹ عادل ہندوستان مین موجود ہے تبتک حصول مقصد مین آپکو ناکامی و مایوسی رہیگی آپ کالے عیسائی بہائیون کو جسقدر چاہین ادہار دین یہ ہرگز آپکی کلام کی شنوا نہونگی وہ عیسویت کے جال مین پھنسکر اہل اسلام سے منھ چھپا بیٹھے ہین۔ چنانچہ کتاب لحن داؤدی در جواب نغمۂ طنبوری۔ استیصال در جواب رسالہ مسیح الدجال۔ رقیمۂ الوداد در جواب نیاز نامہ بوعدہ انعام دو دو سو روپیہ و کتاب دولت فاروقی بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ چھاپی گئین مگر کسی عیسائی بہائی نے قلم ہی نہ اٹہایا۔ جناب اسلام کی سنگین شہر پناہین اور مضبوط قلعون کا انجیلی قرنای کیا کرسکتی ہے نقل اشتہار مندرجہ نور افشان اگر کوی عیسائی جواب کتاب رقیمۃ الوداد جواب نیاز نامہ اور لحن داؤدی جواب نغمۂ طنبوری اور استیصال جواب مسیح الدجال تحریر کرے تو دو دو سو روپیہ فی کتاب انعام ملیگا جب یہ دعوی ان کو ہی تو نہایت شکر کا مقام ہے کہ تینون مصنف صاحب ابتک زندہ ہین یعنے پادری عماد الدین الدین صاحب اور پاسٹر رامچندر صاحب اور پادری صفدر علی صاحب لہذا نہایت ادب سے ان تینون مصنف عیسائی صاحبون کی خدمت مین التماس ہی کہ بیجا غرور کے توڑنے کے لئے ضرور اسکا جواب عنایت فرماین دیکھو اخبار نور افشان نمبر ۱ جلد ۳ مطبوعہ ۱۱ اپریل ۱۸۷۵ء۔ مگر صد افسوس صد حیف ہے۔ آپ ہی انجیل ہاتہ مین لیکر کہدین کہ کسی عیسائی بہائی کو جواب کتاب ہائی مذکور کے لکھنے کی جرأت نہوی سچ تو یہ ہے کہ بہاگی ہوی فوج کا روکنا مشکل ہے وقت پر دیسی مسیحیون کا کلام آپکو ضرور دہوکہا دیگا ورنہ ہو تو تنخواہ بند کرکے امتحان کر لیجئے۔ فقط اللہ آپ کو راہ راست پر لاوے۔ راقم آپکا خیر خواہ عبدالرحمن نومسلم از اٹاوہ

جناب شیخ محمد الگزانڈر رسل ویب صاحب کی ہندوستان سے مراجعت

جناب ممدوح کے دل مین امریکہ مین اسلام کو شایع کرنیکا خیال اسقدر راسخ اور مضبوط ہوگیا ہی کہ اس کام کے لئے انہون نے اپنے معزز عہدہ اور ذی اقتدار نوکری کی ہی پروا نہین کی۔ ہندوستان کے ایسے شہرون مین جنکو سرسری طور پر دیکھنے کے لئے بہی مہینے مشکل سے کافی ہوسکتے ہین انہون نے دو دو تین تین روز کی اقامت پر بس کیا دہلی جیسے شہر کو بہی انکی اشاعت اسلام کے خیال نے دو تین دن سے زاید نہ ٹہرنے پر مجبور کیا دہلی کو چھوڑکر وہ سیدہا بمبئی پہونچے

۳۰ دسمبر روز جمعہ کی شام کو حاجی رحمۃ اللہ حاجی داود حسینا سیٹھ کی بگھی میں صاحب موصوف کے لئے ایک الوداعی جلسہ قرار دیا گیا تھا جسمین ہیئت معززین در و سائے شہر شامل تھے۔ جب صاحب نے مسلمان بھائیون کی اس جوش کا جس سے انہون نے وب صاحب کا استقبال کیا تذکرہ کیا اور ان کے محبت و مسرت کو جو اُن کی تقریرون اور کارروائیون سے ظاہر ہوتا تھا یاد کرکے اظہار حسرت و افسوس فرمایا۔ ہفتہ کے دن بندر پر بہت سے معزز اہل اسلام آپ کو رخصت کرنے کی غرض سے حاضر تھے۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب نے انجمن تائید الاسلام کے طرف سے ایک گلدستہ وب صاحب کے پیش کش کیا اور سردار ولیر جنگ عبد الحق صاحب نے پہولون کا ہار وب صاحب کو پہنایا۔ پھر جہاز روانہ ہوا۔

اخبار منشور محمدی کی تقسیم مفت

ان مدارس کتب خانون انجمنون اور اصحاب کے علاوہ جن کو اخبار منشور محمدی کا مفت بلا اخذ قیمت محض حسبۃً للہ دیا جاتا جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب نے مشتہر فرمایا ہے وہ مندرجۂ ذیل صاحبون کی درخواست بھی منظور فرماتے ہین۔ دعاء خیر۔ کارروائیون کی اطلاع وغیرہ امور کے بارہ مین حاجی صاحب ممدوح کی ان صاحبون سے بھی وہی استدعا ہی جو اگلون سے تھی۔ (۲۹) مہمانہ مولوی علی محمد صاحب (۳۰) بورسد پیش امام صاحب مسجد باولی (۳۱) لکھنو۔ مولوی عبد الحمید صاحب (۳۲) تاجپور سید محمد بن حسن صاحب (۳۳) نیمچہ نصیر صاحب چودہری (۳۴) سیالکوٹ مولوی محمد یوسف صاحب مناظر۔

رسید زر من ابتدای ماہ محرم بترتیب وصولی

بقیہ

بمشکوری تمام ان صاحبون کے نام نامی و اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے قیمت اخبار سے تائید اخبار فرمائی ہے

جناب عبد اللہ حاجی نور محمد سلیمان سیٹھ صاحب بمبئی	صہ
جناب حاجی محمد مکی بن حاجی ابوبکر صاحب بمعرفت صاحب صدر	صہ
جناب میر خیرات علی صاحب ہیڈ پوسٹ ڈاکٹر سلگہاٹ	صہ
جناب علی حسین صاحب گرداور قانون گوی بہیمہ	صہ
جناب منشی سید حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع اٹاوہ	صہ
جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب گولہ گہاٹ (عطیہ)	صہ
جناب حافظ دولت خان صاحب پوسٹماسٹر میلسی	صہ
جناب خان بہادر عباس علی خانصاحب انسپکٹر پولس مالیگاؤن	صہ
جناب محمد سردار خان صاحب بمعرفت جناب منشی سید نجم الدین احمد صاحب	
جناب سید نصیر الدین صاحب کلرک انجینیر آفیس بمبئی	صہ
جناب قاضی میر خان صاحب جنر	صہ
جناب احمد قاسم صاحب عرف پٹیل رنگون	صہ
جناب ہاشم ابراہیم صاحب بمعرفت احمد قاسم صاحب عرف پٹیل سوداگر	صہ
جناب یوسف اسماعیل عرف نانس صاحب	صہ
جناب حاجی فیض محمد خان صاحب گنہ دار تعمیرات آبپاشی	صہ
جناب ابراہیم صاحب بن لطف اللہ صاحب پرکار بانکوٹ	عہ
جناب کریم بخش و عبد اللہ صاحب شیشگران کرہل بمعرفت جناب منشی سید نجم الدین احمد صاحب	عہ
جناب بی ای سلیمان صاحب اچھا مورس	صہ
جناب یس موسی جی صاحب مورس	صہ
یم بی گول صاحب کیپ ٹون	صہ
جناب ملا امیر الدین صاحب انسپکٹر واکسینیشن	صہ
جناب ڈاکٹر علیم الدین صاحب پولس اجمیر	للعہ

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔